ریفرنس نمبر: FMD-1255　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　تاریخ: 09-02-2019

نابالغ بچوں کا بڑوں کی صف میں کھڑا ہونے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سمجھدار اور ناسمجھ بچے بالغوں کی صف میں کھڑے ہو جائیں اور نماز شروع کر دیں، تو بعد میں آنے والے نمازی کا ان کو صف سے پیچھے کرنا کیسا ہے؟ **سائل: غلام سرور (خدا کی بستی، سرجانی ٹاؤن، کراچی)**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جماعت کے اندر بالغوں کی صف میں شامل ہونے والے بچے دو قسم کے ہیں اور ہر ایک کا علیحدہ حکم ہے۔

(1) **بالکل ناسمجھ جو نماز پڑھنا ہی نہیں جانتا۔** ایسا بچہ شرعی طور پر نماز کا اہل ہی نہیں ہے، اگر وہ صف میں کھڑا ہو، تو صف بھی قطع ہو گی اور قطعِ صف ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اگر ایسا ناسمجھ بچہ بالغوں کی صف میں کھڑا ہو، چاہے نماز شروع کر چکا ہو یا نہیں بہر صورت اس کو شفقت کے ساتھ یا تو پچھلی صف میں کر دیا جائے یا جو نمازی آتا جائے، وہ اس کو سائیڈ میں کر کے اس کی جگہ خود کھڑا ہوتا جائے۔

(2) **سمجھدار بچہ جو نماز سے واقف ہو۔** یہ بچہ شرعی طور پر نماز کا اہل ہے اور اس کی نماز درست ہے۔ یہ اگر بالغوں کی صف میں کھڑا ہو کر نماز شروع کر دے، تو اسے صف میں ہی کھڑا رہنے دیا جائے، وہاں سے ہٹا کر اس کو سائیڈ میں یا پیچھے نہ کیا جائے، بلکہ نماز شروع کرنے سے پہلے ایسا سمجھدار بچہ ایک ہی ہو، تو اسے بالغوں کی صف میں کھڑے ہونے کی واضح طور پر اجازت ہے اور اس کے کھڑا ہونے سے صف بھی قطع نہیں ہوتی، البتہ اگر ایسے ہی سمجھدار بچے ایک سے زائد ہوں، تو ان کو نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شفقت و محبت سے پیچھے کر دیا جائے کہ بچوں کی صف سب سے آخر میں بنانے کا حکم ہے۔

فتاویٰ مصطفویہ میں مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں: "بچوں کو پیچھے کھڑا کرنا چاہیے۔ اگر کوئی بچہ یا چند بچے یا سب جو آئے، وہ اگلی صف میں شامل ہو گئے، تو اس سے نماز میں کوئی خلل نہ آئے گا، مگر بچوں کو اس سے روکا جائے۔ **جو بچے 9 سال یا اس سے کم کے ہوں انھیں زیادہ تاکید پیچھے کھڑے ہونے کی کی جائے اور جو ناسمجھ بچے نہ ہوں، نماز سے پورے واقف ہوں، انھیں بھی پیچھے**

کھڑا ہونا چاہیے اگرچہ 9سال سے زیادہ کے ہوں۔ اگر اگلی صف میں ایسے بچے کھڑے ہوں، تو جو بالغ نہیں، مگر قریب البلوغ ہوں، تو نا سمجھ بچوں کی طرح برا نہیں، باقی ہے یہی بہتر کہ اگلی صف مردوں کی ہو اس کے پیچھے ان کی جو ابھی مرد نہیں۔۔۔(مزید آگے ارشاد فرماتے ہیں)۔۔۔ بالکل نا سمجھ بچے اگر بیچ صف میں ہوں گے، تو یہ برا ہو گا۔ جیسے کچھ کچھ فاصلہ سے آدمی کھڑے ہوں کہ یہ برا اور گناہ بھی ہے۔ حدیث میں فرمایا: "تراصوا الصفوف وسدوا الخلل "(یعنی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو اور صفوں کے خلا کو بند کرو) اور چھوٹے بچوں کے کھڑے ہونے میں یہ بات سدّ خلل گویا حاصل نہ ہو گی۔ اس لیے اگر کوئی بچہ کھڑا ہو جائے، تو یا اسے پیچھے کر دیا جائے یا جو آتا جائے اسے ایک طرف ہٹا کر اس کی جگہ خود کھڑا ہوتا جائے، مگر جبکہ وہ بچہ نماز سے واقف اور ایسا ہو گویا مرد، قریب البلوغ اسے نہ ہٹایا جائے کہ جو ادامیں بلوغ کے قریب ہے گویا وہ بالغ ہے اور اس بارے میں وہ بالغ مرتبہ رجال ہو جانا چاہئے" (ملقتطا از فتاوی مصطفویہ، ص216، شبیر برادرز، لاھور)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ سمجھ وال لڑکا آٹھ نو برس کا، جو نماز خوب جانتا ہے، اگر تنہا ہو، تو آیا اسے یہ حکم ہے کہ صف سے دور کھڑا ہو یا صف میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے؟

آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: "صورت مستفسرہ میں اسے صف سے دور یعنی بیچ میں فاصلہ چھوڑ کر کھڑا کرنا تو منع ہے۔ فان صلاۃ الصبی الممیز الذی یعقل الصلاۃ صحیحۃ قطعا و قد امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسد الفرج والتراص فی الصفوف و نھی عن خلافہ بنھی شدید (کیونکہ وہ بچہ جو صاحبِ شعور ہو اور نماز کو جانتا ہو، اس کی نماز بالیقین صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صف کے رخنہ کو پُر کرنے اور اس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور اس کے خلاف سے سخت منع فرمایا ہے) اور یہ بھی کوئی ضروری امر نہیں کہ وہ صف کے بائیں ہی ہاتھ کو کھڑا ہو۔ علماء اسے صف میں آنے اور مردوں کے درمیان کھڑے ہونے کی صاف اجازت دیتے ہیں۔ در مختار میں ہے: "لو واحداً دخل فی الصف "(یعنی اگر بچہ اکیلا ہو، تو صف میں داخل ہو جائے) مراقی الفلاح میں ہے: " ان لم یکن جمع من الصبیان یقوم الصبی بین الرجال " (اگر بچے زیادہ نہ ہوں، تو بچہ مردوں کے درمیان کھڑا ہو جائے) بعض بے علم جو یہ ظلم کرتے ہیں کہ لڑکا پہلے سے داخلِ نماز ہے، اب یہ آئے، تو اسے نیت بندھا ہوا ہٹا کر کنارے کر دیتے اور خود بیچ میں کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ محض جہالت ہے۔"

(ملتقطا از فتاوی رضویہ، ج7، ص51، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "مرد اور بچے اور خنثیٰ اور عورتیں جمع ہوں، تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو، پھر بچوں کی، پھر خنثیٰ کی، پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو، تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص586، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تنبیہ !

ایسے ناسمجھ بچے ، جن سے نجاست کا ظنِ غالب ہو، مسجد میں انہیں لانا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز و گناہ ہے اور اگر نجاست کا احتمال اور شک ہو، تو مکروہ تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں، مگر بچنا بہتر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراء کم وبیعکم و خصوماتکم ورفع اصواتکم واقامة حدودکم وسل سیوفکم "ترجمہ: اپنی مساجد کو اپنے بچوں، پاگلوں، خرید وفروخت، جھگڑوں، آوازیں بلند کرنے، حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔

(سنن ابن ماجه، ابواب المساجد، باب مایکره فی المساجد، ص132، المكتبة العصرية، بيروت)

درمختار میں ہے: والعبارة بين الهلالين من ردالمحتار ملخصا "یحرم (والمراد بالحرمة كراهة التحريم لظنية الدليل) ادخال صبيان و مجانين حيث غلب تنجيسهم والا فيكره (أي تنزيها)"یعنی جب بچوں اور پاگلوں کا مسجد کو ناپاک کرنے کا گمان غالب ہو، تو ان کو مسجد میں لانا حرام (یعنی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ دلیل (یعنی وہ حدیث جس میں بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچانے کا حکم ہے) ظنی ہے اور اگر مسجد کی نجاست کا گمان غالب نہ ہو، تو مکروہ تنزیہی ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة، ج02، ص518، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب ابو الحسن فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

03جمادی الثانی1440ھ /09فروری2019ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔